REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۲ | ۱۸ فتح ۱۳۲۷ ہش | ۱۶ صفر ۱۳۶۸ھ | ۱۸ دسمبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۸۶

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۷ ماہِ فتح ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے لیکن ابھی کلی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب دُعا جاری رکھیں۔

حضرت امیر المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے ۔ احباب دُعائے صحت فرمائیں ۔

افسوس کہ ملک خدابخش صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلص صحابی تھے۔ آج وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ جنازہ کل صبح ۹ بجے ان کی قیام گاہ محلہ ککے زئیاں سے اٹھایا جائیگا نماز جنازہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ۲/۱ ۹ بجے صبح رتن باغ میں پڑھائیں گے۔

جنرل چیانگ امریکہ بھاگ جائینگے؟

نانکن ۱۷ دسمبر قریبی حلقوں میں اس خیال کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ شاید جنرل چیانگ کائی شک امریکہ بھاگ جائیں۔ اس طرح کمیونسٹوں کو سارے چین میں اقتدار حاصل ہو جائے گا۔ اس وقت کمیونسٹوں سے صلح کے راستہ میں سب سے بڑی رکاوٹ جنرل چیانگ کا وجود ہی ہے۔

مختصرات

کراچی ۱۷۔ دسمبر بلجیئم کے تجارتی وفد نے آج حکومت پاکستان کے نمائندوں سے گفت و شنید شروع کر دی ہے۔ گفتگو دو ہفتے تک جاری رہے گی۔

کراچی ۱۷ دسمبر۔ حاجیوں کا جہاز "رضوانی" کل کراچی پہنچ گیا۔ اس کے مسافروں کی روانگی کیلئے خاص ریلوے گاڑی چلائی جائے گی۔

دمشق ۱۷۔ دسمبر۔ شام میں خلف الاعظم نے نئی کابینہ کی تشکیل کر لی ہے۔ جس میں آٹھ وزراء ہیں۔

نیویارک ۱۷۔ دسمبر امریکی ریاستوں کی کونسل نے کاسٹاریکا پر نکاراگوا کے حملے کے اسباب کی تحقیق شروع کر دی ہے۔

نئی دہلی ۱۷۔ دسمبر امید ہے کہ جمہوریہ انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سکارنو ایک دو روز میں عازم ہند ہو جائینگے۔

رُوسی ٹرانسمیٹر نے نشریات شروع کر دیں

برلن ۱۷ دسمبر۔ ریڈیو ٹرانسمیٹر جن پر رُوسی قبضہ تھا۔ اور اس کے فرانسیسی مقبوضہ علاقہ میں تھا۔ فرانسیسی حکومت نے ان کے دو مینار تباہ کر دئے ہیں بارہ گھنٹوں کی مسلسل جدوجہد کے بعد روسیوں نے انہیں درست کر لیا ہے۔ اور انہوں نے نشریات شروع کر دی ہیں

برطانیہ اور سویڈن میں تجارتی معاہدہ

لندن ۱۷ دسمبر۔ برطانیہ اور سویڈن کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ جس کی رو سے برطانیہ سویڈن سے اخباری کاغذ۔ لکڑی اور بعض دوسری اشیاء حاصل کرے گا۔

جنگ کشمیر کے متعلق تازہ اطلاع

نراڑ کھل ۱۷ دسمبر۔ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ کارگل کے علاقہ میں ہندوستانی دستے کو پسپا کر دیا گیا ہے۔ اور زبردست مقابلہ کے بعد بہت سے ہندوستانی ہلاک اور زخمی ہوئے اوڑی اور ٹتھوال کے محاذ پر شدید برفباری کی وجہ سے دونوں طرف سے کوئی ہلچل نہیں ہو رہی۔ پونچھ اور مینڈھر کے علاقے میں ہندوستانیوں کے بڑے بڑے گنوائے آتے ہوئے دیکھے گئے۔ دشمن نے آزاد فوج کی چوکیوں کو بڑی بڑی توپوں سے نشانہ بنایا۔ سادو۔ تارا۔ سہرا کنہ کے علاقہ سے مسلم پناہ گزین دھڑا دھڑ کوٹلی کے علاقہ میں آ رہے ہیں۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی مراجعت

کراچی ۱۷ دسمبر۔ امید ہے۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں ہفتے کی شام کو کراچی پہنچ جائینگے آزاد کشمیر حکومت کے سربراہ چوہدری غلام عباس آپ سے ملنے کے لئے آج کراچی روانہ ہو گئے۔

مفتی اعظم فلسطین کے خاص نمائندے پشاور میں

پشاور ۱۷ دسمبر مفتی اعظم فلسطین کے دو خاص نمائندے شیخ عبد اللہ غوشہ اور سلیم حسینی افغانستان کا دورہ ختم کرنے کے بعد کل پشاور وارد ہوئے انہوں نے ایک بیان میں کہا کہ کشمیر کا صحیح حل آزادانہ رائے شماری ہی ہے۔ اس کے بغیر ان لوگوں کی دلی خواہش کا علم نہیں ہو سکتا۔

فضائیہ پاکستان کیلئے پولش افسران کی خدمات

لندن ۱۷ انگلستان کی پولش کور کے کئی ممبروں نے فضائیہ پاکستان کے لئے اپنی خدمات پیش کی ہیں چنانچہ کل ۳۰ سے زیادہ افسر لندن سے خاص ہوائی جہاز میں کراچی روانہ ہو گئے۔

کشمیر کمشن کے تین ممبروں کی آمد

لندن ۱۷ دسمبر۔ ہندوستان اور پاکستان کے کشمیر کمشن کے تین ممبر پاکستان و ہندوستان کی حکومتوں سے استصواب رائے کے متعلق گفت و شنید کرنے کے لئے آ رہے ہیں۔ امید ہے وہ کل دہلی پہنچ جائینگے۔ اور اگلے ہفتے کراچی وارد ہونگے اتحادی اقوام کے فوجی مشیر بھی اگلے ہفتے آ رہے ہیں۔

گندم اور چاول کے نئے نرخ

لاہور ۱۷ دسمبر۔ سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ راشننگ کنٹرولر لاہور نے گندم اور چاول کی تھوک اور پرچون کے نرخوں پر ۱۶ دسمبر ۱۹۴۸ء کو نظر ثانی کی ہے نئے نرخ یہ ہیں:۔

	گندم (پائی)	گندم (آنے)	گندم (روپے)	گندم کا آٹا (پائی)	گندم کا آٹا (آنے)	گندم کا آٹا (روپے)	چاول بڑھیا (پائی)	چاول بڑھیا (آنے)	چاول بڑھیا (روپے)	چاول درمیانہ (پائی)	چاول درمیانہ (آنے)	چاول درمیانہ (روپے)
تھوک	۰	۳	۱۵	۶	۱۳	۱۵	۰	۸	۲۴	۰	۵	۱۸
	۶	۱۵	۱۵	۰	۱۱	۱۶	۶	۶	۲۵	۶	۳	۱۹

جو دوکاندار سٹاک فروخت کرنے سے انکار کرے گا۔ اُسے راشن کے احکام کے تحت سزا دی جا سکتی ہے۔

برطانیہ میں کمیونسٹوں پر پابندی لندن ۱۷ دسمبر برطانیہ کے سول سروس کمیشن نے ایک قانون جاری کیا ہے جس کی رو سے کمیونسٹوں اور انکے حامیوں کو وہ ملازمتیں نہ مل سکینگی جو حکومت کے تحفظ کیلئے اہم ہیں (اسٹار)

دُنیا کی غذائی حالت

لندن ۱۷ دسمبر خوراک کی بین الاقوامی ہنگامی کمیٹی نے ۱۹۴۹ء کی پہلی ششماہی کے لئے پاکستان کو ۲۰ ہزار ٹن چاول دینے کی سفارش کی ہے۔ اتنی ہی مقدار انڈونیشیا کو اور ۱۵ ہزار ٹن چاول ہندوستان کو دینے کی سفارش کی گئی ہے اگلے سال کی ششماہی کے لئے ۵۳۰۰۰ ۸۷ ٹن چاول ساری دُنیا کیلئے مہیا ہو سکینگے جو دُنیا کی کُل ضرورت کا نصف ہیں۔

ڈچ انڈونیشی جھگڑا ثالثی کے ذریعہ حل کیا جائے

بٹاویہ ۱۷ دسمبر جمہوریہ انڈونیشیا کیطرف سے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ ڈچ انڈونیشی جھگڑا اب صرف بین الاقوامی ثالثی کے ذریعہ ہی حل ہو سکتا ہے انڈونیشیا گذشتہ تین سال سے اسی بات پر زور دیتا رہا ہے۔ چنانچہ پچھلے سال اگست میں سلامتی کونسل نے بھی سفارش کی تھی۔ کہ اس جھگڑے کا فیصلہ ثالثی کے ذریعہ ہی ہونا چاہیئے۔

انڈونیشیا سے مصالحت کی کوئی امید نہیں

ہیگ ۱۷ دسمبر۔ حکومت ہالینڈ کے ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ اگر انڈونیشیا نے نئی عارضی وفاقی حکومت کی تجویز کو تسلیم نہ کیا۔ تو ان سے مصالحت کی کوئی امید نہیں کی جا سکتی۔

نانکنگ کی نازک حالت

شنگھائی ۱۷ دسمبر پیکنگ کے محاصرے اور ٹنٹسن کے کٹ جانے سے تمام آنکھیں نانکنگ پر لگی ہوئی ہیں۔ وہاں مارشل چیانگ کائی شک کی پوزیشن کافی حد تک نازک ہو گئی ہے کیونکہ میڈم چیانگ کو جس امریکی امداد کی امید تھی۔ اس کے حاصل کرنے میں وہ بظاہر ناکام رہی ہیں۔

یہ افواہیں پھیل رہی ہیں۔ کہ مارشل چیانگ کے احباب ان پر صدارت سے مستعفی ہونے کیلئے زور دے رہے ہیں۔ اور اشتراکیوں کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کے لئے راستہ صاف کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل
۱۸ دسمبر ۱۹۴۸ء

آزادیٔ ضمیر

(۲)

کل ہم نے ان کالموں میں عرض کیا تھا کہ وہ لوگ جو (لا اکراہ فی الدین) کا اصول دنیا میں قائم کرنے کے لئے نکلے تھے۔ اور جنہوں نے یورپ کو تہذیب و تمدن کا پہلا سبق دیا تھا۔ اور مذہبی آزادی اور انسان کے پیدائشی حقوق کی طرف متوجہ کیا تھا۔ آج ان خدا کے بندوں کی یہ حالت ہو گئی ہے۔ کہ جب اس صداقت کے نعرہ کی آواز بازگشت یورپ کی چٹانوں سے ٹکرا کر ان کے کانوں تک پہونچتی ہے۔ تو وہ اسکو پہچان بھی نہیں سکتے۔ اور سمجھتے ہیں کہ یہ کوئی نئی آواز ہے جو مغرب کے سازوں سے نکلی ہے۔ اور وہ اس نعرۂ حق کی آواز بازگشت نہیں ہے۔ جو عرب کے صحرا سے بلند ہوئی تھی۔

حقیقت یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا اس ذات کے فدائی جس نے سب سے پہلے آزادیٔ مذہب اور آزادیٔ ضمیر کا نعرہ دنیا میں بلند کیا تھا۔ اب اس ساز کو ہی گلدستۂ طاق نسیاں بنا چکے ہیں۔ جس کی تاروں سے وہ نغمہ نکلتا ہے۔ اب وہ اسکو چھیڑتے تک نہیں۔ اور اس کی جگہ اپنے خیالی نقاروں کے شور و ہنگامہ میں اتنے محو ہو گئے ہیں کہ جب کبھی اتفاقاً نغمہ ازل کی حقیقی تان ان کے کانوں میں پڑتی ہے۔ تو وہ ان کی طبیعتوں پر گراں گزرتی ہے۔ اور ان کے مزاج کے ناموافق ہوتی ہے۔ اس لئے وہ اس کے برخلاف صدائے احتجاج بلند کرنے لگتے ہیں۔ کیونکہ وہ ان روایات سے مختلف ہوتی ہے۔ جن روایات کے غلاف درباری علماء کی مہربانیوں سے انکی ذہنیت پر صدیوں سے چڑھتے رہے ہیں۔ اور جن کے متعلق اقبال کو بھی کہنا پڑا۔

یہ امت روایات میں کھو گئی

اگر ان لوگوں نے کبھی روایات کی الجھنوں سے آزاد ہو کر اور دنیاوی اغراض کے غبار سے نکل کر الٰہی صحیفہ کا مطالعہ کیا ہوتا۔ تو آج ہم اس ملک کے ایک مقبول عام روزنامہ میں یہ الفاظ نہ دیکھتے۔

الحمد سے والناس تک پڑھ جائیے
آپ کو کہیں اس مفہوم کی آیت نہیں ملے گی۔ کہ اب محمدؐ نے مسلمانوں کو کافر ہو جانے کی بھی آزادی عطا کی ہے۔

یہ کتنا عجیب و غریب استدلال ہے؟ مدیر صاحب فرماتے ہیں کہ چونکہ قرآن کریم میں کوئی ایسی آیت ان کو نظر نہیں آئی۔ جس میں اسلام سے ارتداد کی اجازت دی گئی ہو۔ اس لئے ثابت ہوتا ہی۔ کہ اسلام میں ارتداد کی سزا رجم ہے۔ یہ ایسا ہی استدلال ہے جس طرح کوئی کہے کہ چونکہ قرآن کریم میں روزنامہ شائع کرنے کی کوئی اجازت نہیں دی گئی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ روزنامہ شائع کرنے کی سزا رجم ہے۔

معمولی عقل کا انسان بھی اتنی بات سمجھتا ہی۔ کہ اگر ہم معلوم کرنا چاہیں کہ تعزیرات ہند میں فلاں جرم کی سزا کیا مقرر کی گئی ہے۔ تو جو شخص یہ کہے کہ اس میں اس جرم کی سزا اتنی ہے۔ تو اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ تعزیرات ہند کی وہ دفعہ نکال کر دکھائے جس میں وہ سزا مذکور ہے۔ کبھی کسی کو یہ استدلال کرتے ہوئے نہیں سنا گیا۔ کہ چونکہ تعزیرات ہند میں اس جرم کے جواز کے لئے کوئی دفعہ موجود نہیں ہے۔ اس لئے اس کی سزا وہ ہے جو تعزیرات ہند میں سب سے بڑی مقرر کی گئی ہے۔

اگر پاکستان کی عدالتوں میں اس لاجواب استدلال کے مطابق فیصلے ہونے شروع ہو جائیں تو مدیر صاحب بتائیں کہ کیا نتیجہ پیدا ہوگا۔ اگر پولیس ہر اس شخص کا چالان کر دے۔ جس کا کوئی فعل اسکے خیال میں جرم معلوم ہو۔ جس کی سزا تعزیرات ہند میں موجود نہ ہو۔ اور پولیس کا پیروکار عدالت میں یہ استدلال پیش کر کے مجرم کو پھانسی کی سزا دلوانا چاہے اور عدالت سے کہے کہ جناب عالی چونکہ تعزیرات ہند میں اس فعل کا جواز نہیں ہے۔ اس لئے مجرم کو پھانسی پر لٹکا دیا جائے۔ اور عدالت اس استدلال کو تسلیم کر کے پھانسی پر لٹکا دے تو یقیناً اس ملک کے تمام باشندے چند مہینوں کے اندر اندر دوسری دنیا میں پہونچ جائیں گے۔

مدیر صاحب کو چاہیئے تو یہ تھا کہ جیسا کہ عام قانونی طریقہ ہے قرآن کریم سے ثابت کرتے کہ ارتداد کی سزا رجم ہے۔ اور بتاتے کہ اس کا ذکر فلاں آیہ شریفہ میں ہے۔ نہیں ہم آپ سے یہ مطالبہ بھی نہیں کرتے۔ بلکہ قرآن کریم سے وہ ایک حرف ہی ایسا نکالکر دکھائیں۔ جس سے اس جرم کے لئے ایسی سزا کی طرف اشارہ بھی ہوتا ہو۔

اگر مدیر صاحب کے نزدیک قرآن کریم میں کوئی ایسی آیت موجود نہیں ہے۔ جس کا مفہوم یہ نکلتا ہو۔ کہ ایک دفعہ قبول کر کے کوئی شخص اسلام کو ترک کر سکتا ہے۔ تو اس سے یہ کس طرح ثابت ہو جاتا ہے کہ تارک اسلام رجم کی سزا کا مستوجب ہے۔ اور اسکو کمر تک زمین میں دفن کر کے سنگسار کر دینا چاہیئے۔

لیکن جیسا کہ ہم نے گزشتہ افتتاحیہ میں عرض کیا ہی قرآن کریم نے لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی کا اصول پیش کر کے نہ صرف معنوی بلکہ صاف صاف لفظوں میں بتا دیا ہے۔ کہ ہر شخص کو آزادیٔ مذہب اور آزادیٔ ضمیر کا حق حاصل ہے۔ اگر ان عظیم الشان الفاظ کے صاف اور سیدھے معنی لیئے جائیں تو یہی معنے نکلتے ہیں کہ نہ صرف یہ کہ اسلام کو جبراً دوسروں پر ٹھونسا نہیں جا سکتا۔ بلکہ ہر شخص اسکو قبول کر کے بعد میں ترک کر دیتا ہے۔ اسکو بھی جبراً اس میں نہیں رکھا جا سکتا۔ یہ کتنی صاف بات ہے کہ ایک شخص جو اسلام کے اصولوں پر مکمل اور صحیح ایمان نہیں رکھ سکتا۔ اسکو جبراً اسلام میں رکھنا اسکے اور خود اسلام کے لئے مفید نہیں ہو سکتا جو شخص اسلام پر دل سے اعتقاد نہ رکھتے ہوئے رجم کے خوف سے اسے ترک نہیں کرتا ایسے منافق انسان کے وجود سے اسلام کو سوائے نقصان کے اور کیا فائدہ پہونچ سکتا ہے! ایسے منافق کو اسلام میں رکھنا تو آستین میں سانپ پالنے کے مترادف ہے۔ وہ اندر رہ کر نعوذ باللہ اسکی جڑیں کھوکھلی کرتا چلا جائے گا۔

ہمارے نزدیک تو لا اکراہ فی الدین کے قرآنی ٹکڑے ہی میں اس امر کی وضاحت موجود ہے کہ اسلام کو قبول اور ترک دونوں میں جبر کا استعمال ناجائز ہے۔ لیکن قرآن کریم نے دوسری آیات میں ان لوگوں کے شبہات کا بھی رد کر دیا ہے۔ جو اس آیت شریفہ کی تاویلیں اپنی اغراض اور خواہشات کے مطابق کرتے ہیں۔ اور جن آیات میں ارتداد کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے اگر ان آیات پر اپنی قیاس آرائیوں کا طومار نہ باندھا جائے۔ اور ان کے وہی صاف اور سادہ معنے کئے جائیں جو ان آیات کے الفاظ سے نکلتے ہیں۔ تو کوئی انصاف پسند طبیعت ان کے صحیح مفہوم سے انکار نہیں کر سکتی۔

اس مختصر مقالہ میں ہم صرف ایک آیہ کریمہ پیش کرتے ہیں جو حسب ذیل ہے۔

ان الذین اٰمنوا ثم کفروا ثم اٰمنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفراً لم یکن اللہ لیغفر لھم ولا لیھدیھم سبیلا۔ (النساء ۱۳۸)

یعنی یقیناً وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں پھر کافر ہو جاتے ہیں۔ پھر ایمان لاتے ہیں۔ پھر کافر ہو جاتے ہیں پھر کفر میں بڑھ جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انکی مغفرت نہیں کرے گا۔ اور انکو راستہ میں راہنمائی نہیں کریگا۔

اس ایک آیت ہی میں کافی مواد غور کے لئے موجود ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر ارتداد کی سزا رجم یا قتل ہوتی۔ تو مرتد کو دوسری دفعہ ایمان لانے اور پھر دوسری دفعہ ارتداد کا موقعہ ہی نہیں مل سکتا تھا۔ اور وہ کفر کے راستہ میں آگے بڑھ ہی نہیں سکتا تھا بلکہ پہلے ارتداد پر ہی اس کا خاتمہ ہو چکا ہوتا۔ پھر اسی آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ارتداد کی سزا کیا مقرر کی ہے۔ یہ تو ظاہر ہی ہے کہ ایک بار نہیں بلکہ کئی بار ارتداد کا جرم کرنے سے بھی کسی کو رجم یا قتل تو کیا کوئی معمولی سزا بھی نہیں دی جا سکتی۔ چونکہ ایمان کا تعلق کسی انسان سے نہیں بلکہ براہ راست اللہ تعالےٰ سے اس کا تعلق ہے۔ اس لئے اس کی سزا بھی اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھی ہے۔ اور وہ سزا وہی ہے۔ جس کا اس آیہ شریفہ کے آخر میں بدیں الفاظ اعلان فرمایا ہے۔

لم یکن اللہ لیغفر لھم ولا لیھدیھم سبیلا۔

اسی بات کو ایک اور آیت میں اللہ تعالےٰ نے اس طرح بیان فرمایا ہے۔

من یرتدد منکم عن دینہ فیمت وھو کافر فاولٓئک حبطت اعمالھم فی الدنیا والاٰخرۃ۔ واولٓئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون (البقرہ ۲۱۸)

یعنی تم میں سے جو اپنے دین سے مرتد ہو جائے۔ اور اسی حالت میں مر جائے کہ وہ کافر ہو۔ تو دنیا اور آخرت میں اسکے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ وہ آگ میں ڈالے جائیں گے جس میں وہ رہیں گے۔

مندرجہ بالا دو آیات اور کئی دیگر آیات سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ کافر اول کی طرح مرتد کی سزا بھی اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھی ہے۔ اور کسی انسانی عدالت یا جج کو اسے سزا دینے کا اختیار نہیں دیا۔ یعنی جسطرح کسی کافر کو بزور شمشیر اسلام میں داخل نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح کسی مرتد کو بھی بزور شمشیر اسلام میں نہیں رکھا جا سکتا جسطرح ایک کافر کو اللہ تعالےٰ آخرت میں سزا دے گا اسی طرح ایک مرتد کو بھی آخرت میں ہی خدا تعالےٰ سزا دیگا۔ اللہ تعالےٰ کے نزدیک دونوں ایک جرم کا ارتکاب کرنے والے ہیں۔ اور دونوں کی سزا بھی ایک ہی طرح کی ہے۔

یہ تو ہے قرآن کریم باقی رہیں احادیث اور روایات تو ان میں جن مرتدین کے قتل یا رجم کا ذکر ہے۔ ان کی سزا قطعاً ارتداد کی وجہ سے نہیں تھی۔ بلکہ ان واقعات کے پورے ماحول کی تحقیقات کی جائے تو ثابت ہوگا۔ کہ انکو جو سزا دی گئی تھی۔ وہ ان کے دوسرے جرائم کی وجہ سے دی گئی تھی۔ اور یہ اتفاقی امر تھا کہ وہ مرتد بھی تھے ہم اسکے متعلق پھر کبھی عرض کریں گے۔

خطبہ نمبر ۵۱

خطبہ جمعہ

اپنے مقام قربانی کو بڑھانے کی کوشش کرو۔

موت تک جو قربانی چلتی چلی جائے وہی اللہ تعالےٰ کے حضور قبول ہوتی ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۳ دسمبر ۱۹۴۸ء بمقام احمدیہ مسجد بیرون دہلی دروازہ لاہور

مرتبہ:۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اس ہفتہ میں بھی مجھے کھانسی اور حرارت کی تکلیف رہی ہے۔ جس کی وجہ سے میں زیادہ نہیں بول سکتا۔ اس لئے بجائے کسی نئے مضمون کو بیان کرنے کے میں آج پھر

تحریک جدید

کے وعدوں کی طرف جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ اس طرح ایک مالی ذمہ داری کے متعلق جس کے متعلق افسوس ہے کہ جماعت اس کی اہمیت کے مطابق اس کی طرف توجہ نہیں کر رہی۔ آج کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالےٰ جس کا چاہتا ہے دل کھول دیتا ہے۔ اور جس کا چاہتا ہے دل بند کر دیتا ہے لیکن بجائے اسکے کہ اگر کسی کا دل بند ہو جائے تو اسکے اندر گھبراہٹ پیدا ہو۔ اور اسے صدمہ ہو کہ وہ بیمار ہو گیا ہے وہ دل کے بند ہونے کی حالت کو اپنی طبعی حالت سمجھ لیتا ہے۔ جسم میں بیماری پیدا ہوتی ہے۔ تو آپ میں سے اکثر لوگ محسوس کرتے ہیں۔ کہ ان کی صحت خراب ہو رہی ہے۔ وہ اپنے جسم کو تندرست رکھنے کے لئے اور اپنی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے دوائیوں اور معالجوں پر روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ لیکن وہی لوگ جب انہیں اپنی روحانی طاقت خراب اور کم ہوتی نظر آتی ہے۔ تو اپنی حالت پر خوش ہو جاتے ہیں۔ اور سمجھ لیتے ہیں کہ ان کی وہ حالت طبعی حالت ہے۔

یہی وجہ ہے

کہ دنیا میں بیماری اور خرابی بڑھ رہی ہے۔ ورنہ یہ صاف بات ہے کہ اللہ تعالےٰ سے زیادہ اپنے بندے سے محبت کرنے والا اور کوئی وجود نہیں جو محبت اسکو اپنے بندے سے، اور جو محبت اسے ہونی چاہیئے۔ اسکے مقابلہ پر کسی تعلق کی خواہ وہ کتنا ہی گہرا کیوں نہ ہو۔ کوئی نسبت نہیں۔ صرف فرق یہ ہے کہ اسے دیکھنے والے تو دیکھتے ہیں مگر اکثر نہیں دیکھتے بسا اوقات بچے اپنی ماں سے جدا ہو کر کہیں سیر کر رہے ہوتے ہیں۔ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر کسی شہر میں یا کسی باغ میں سیر کے لئے گئے ہوئے ہوتے ہیں یا کسی سینما میں جا کر کسی اچھے شو کا لطف اٹھا رہے ہوتے ہیں۔ ان کا دل خوشی سے لبریز ہوتا ہے۔ اور ان کے جسم پر آسودگی کے آثار پائے جاتے ہیں۔ انکی آنکھیں چمک رہی ہوتی ہیں۔ اور ان کا دماغ

مختلف قسم کے افکار

سے پُر ہوتا ہے۔ وہ شخص جو ان حالات سے گذر رہا ہوتا ہے سمجھ رہا ہوتا ہے۔ کہ اسکی زندگی کتنی اچھی ہے۔ اسے کتنی راحت اور آرام حاصل ہے لیکن بسا اوقات اسکی ماں جب کھانا کھاتی ہے۔ تو اس سے کھانا نہیں کھایا جاتا۔ وہ اپنے مونہہ میں لقمہ ڈالتی ہے۔ تو وہ اسے نگل نہیں سکتی۔ وہ اپنے آنسوؤں کو روکنا چاہتی ہے۔ لیکن وہ نہیں رکتے وہ یہ خیال کر رہی ہوتی ہے۔ کہ اسکا بچہ اس سے دور ہے۔ وہ کتنی تکلیفوں سے گزر رہا ہوگا۔ اسکو کس نے وقت پر سلایا ہوگا۔ اسے کس نے سردی کے موقعہ پر ڈھانپا ہوگا۔ اسکے دل میں بیسیوں قسم کے وسوسے پیدا ہوتے ہیں۔ اور وہ یہ خیال کر کے تکلیف اٹھا رہی ہوتی ہے کہ معلوم نہیں اسکے بچے کی کیا حالت ہے۔ اور بچے کو یہ معلوم بھی نہیں ہوتا۔ کہ کوئی اسکے لئے غمگین ہو رہا ہے۔ اسی طرح تم میں سے اکثر ایسے ہیں۔ جن کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالےٰ ان کی ہدایت کے لئے اور ان کے حالات کی درستی کے لئے اور انہیں اچھا بنانے کے لئے کتنا فکر مند ہے۔ وہ کس طرح اگر اسکے متعلق یہ لفظ بولنا جائز ہو۔ ان کے فائدہ کے لئے اور ان کی راحت کے لئے تڑپ رہا ہے۔ کیونکہ جسطرح وہ بچہ دور رہتا ہے اپنی ماں کی محبت کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔ اسی طرح یہ بھی روحانی طور پر اللہ تعالےٰ کی اس محبت کا اندازہ نہیں لگا سکتے جو اسے ان سے ہے۔ میں نے ماں کی مثال اس لئے دی ہے۔ کہ تم میں سے اکثر ایسے ہونگے۔ جنہوں نے بچے کی جدائی کے وقت ماں کی حالت کو دیکھا ہوگا۔ تم میں سے اکثر ایسے ہیں۔ جو گھر میں ایک سے زیادہ ہیں۔ وہ کئی بہن بھائی ہیں۔ اور کئی دفعہ انہوں نے دیکھا ہوگا۔ کہ انکی ماں اپنے کسی

بچے کی جدائی

کے وقت اسکے متعلق کتنا فکر مند ہوتا ہے۔ وہ اپنی جدائی کی حالت میں تو اپنی ماں کی حالت کو نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن اکثر ایسے ہونگے۔ جنہوں نے یہ دیکھا ہوگا۔ کہ جب ان کا کوئی بھائی یا بہن جدا ہوتا ہے۔ تو ان کی ماں کی کیا حالت ہوتی ہے۔ حالانکہ وہ اسکے پاس ہوتے ہیں۔ مثلاً تم سات بھائی ہو۔ تو تم میں سے چھ بھائی اسکے گھٹنوں کے پاس بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ لیکن اسے ایک بچے کی یاد تڑپا رہی ہوتی ہے اسپر تم اپنا قیاس کر سکتے ہو۔ کہ تمہاری جدائی پر تمہاری ماں کا کیا حال ہوتا ہوگا۔ تم کتنی دفعہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ کہیں سیر کرنے گئے ہونگے تمہاری ماں تمہاری جدائی کی وجہ سے تمہارے پیچھے تڑپ رہی ہوگی۔ مگر تم پر اپنی ماں کے رنج کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ پس میں نے وہ مثال دی ہے۔ جو ہر ایک کے ساتھ گزر رہی ہے۔ تم میں سے ایک بھی ایسا شخص نہیں جس نے یہ بات نہ دیکھی ہو۔ اگر اس نے اپنی ماں کو غم کرتے ہوئے نہیں دیکھا تو اس نے اپنی بیوی کو اپنی اولاد کی جدائی پر غم کرتے دیکھا ہوگا۔ اگر اس نے اپنی ماں اور بیوی کو غم کرتے نہیں دیکھا۔ تو اس نے اپنی بہن۔ ممانی خالہ یا دادی کو غم کرتے دیکھا ہوگا۔ تم میں سے کوئی بھی تو ایسا نہیں جس کی ماں۔ بیوی۔ خالہ۔ ممانی پھوپھی یا دادی وغیرہ نہ ہو۔ بیسیوں ایسے رشتے ہیں جن کا اس سے کوئی پردہ نہیں ہوتا۔ اور جن سے وہ ملتا جلتا رہتا ہے ایک کو اس نے نہیں دیکھا ہوگا۔ تو دوسرے کو دیکھا ہوگا۔ اور اگر دوسرے کو نہیں دیکھا ہوگا تو تیسرے کو دیکھا ہوگا۔ غرض تم میں سے کوئی بھی تو ایسا نہیں۔ جس نے یہ نظارہ نہ دیکھا ہو۔ لیکن فرق کیا ہے۔ فرق یہی ہے۔ کہ تم اس نظارہ کو دنیا میں دیکھ لیتے ہو۔ لیکن خدا تعالےٰ کو جو تم سے محبت ہے۔ وہ تم کم دیکھتے ہو یا بہت کم لوگ اسے دیکھتے ہیں۔ اس لئے نہیں کہ بندے اسے دیکھ نہیں سکتے۔ وہ یقیناً اسے دیکھ سکتے ہیں۔ مگر وہ ویسی آنکھیں حاصل نہیں کرتے۔ جو اسکے دیکھنے کے لئے چاہئیں۔ ان کے دل میں وہ تڑپ نہیں جو اسکے دیکھنے کا موجب بن جاتی ہے۔ پس ماں کی محبت کی مثال میں نے اس لئے دی ہے

کہ تم سب اسے محسوس کر سکتے ہو۔ ماں کی محبت کے متعلق مجھے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا

ایک واقعہ

یاد آ گیا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب روس اور ٹرکی میں لڑائی ہوئی۔ یہ ۱۸۷۷ء کی بات ہے۔ مگر ایک لڑائی ۱۸۵۰ء میں بھی ہوئی تھی شاید یہ واقعہ اس وقت کا ہو۔ آپ کی عمر کے لحاظ سے غالباً یہ اسی لڑائی کا واقعہ ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے اس وقت میں نے اپنی اماں سے کہا اماں یہ موقعہ اسلام کے لئے بہت نازک ہے آپ مجھے اجازت دیں کہ میں جاؤں اور مسلمانوں کی طرف سے اس لڑائی میں شامل ہو جاؤں۔ اماں نے غصے کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے کہا بھلا کوئی ماں اپنے بیٹے کو ایسی اجازت دے سکتی ہے۔ آپ فرمانے لگے اماں آپ کے پانچ بیٹے ہیں۔ اگر میں چلا جاؤں تو آپ کے پاس چار بیٹے تو ہوں گے۔ اگر آپ اپنے ایک بیٹے کو خدا تعالےٰ کی راہ میں قربانی کے لئے پیش کر دیں تو اس میں آپ کا کیا حرج ہے۔ اماں نے مجھے خفا ہو کر ڈانٹا اور کہا آئندہ ایسی بات نہ کرنا۔ آپ فرمایا کرتے تھے میں نے اس وقت سمجھ لیا کہ اب اس بات کی وجہ سے اماں کو ضرور سزا ملے گی۔ اور یہ بیٹے جن کے ہوتے ہوئے وہ اپنے ایک بیٹے کو خدا تعالےٰ کے راستہ میں قربان نہیں کر سکیں یہ نہیں رہیں گے۔ چنانچہ آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ انہوں نے ایک ایک کر کے مرنا شروع کیا۔ میں نے پھر یاد کرایا کہ اماں اگر آپ ایک بیٹے کو

خدا تعالےٰ کے راستہ میں

قربانی کے لئے پیش کر دیتیں۔ تو آپکے یہ چار بیٹے بچ جاتے۔ یہ چاروں اسی لئے مرے ہیں کہ آپ نے خدا تعالےٰ کے راستہ میں قربانی کے لئے ایک بچہ نہیں دیا۔ اسپر آپ نے پھر خفگی کا اظہار کیا۔ آپ فرماتے تھے میں نے کہا اماں میں اس قربانی کے لئے تیار تھا۔ اس لئے مجھ پر تو کوئی گرفت نہیں ہوگی۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ کہ آپکی وفات کے وقت میں بھی آپ کے پاس نہیں ہونگا چنانچہ آپ فرماتے تھے کہ اماں جب فوت ہوئیں تو میں کہیں باہر تھا۔ یہ ماں کی محبت ہی ہے۔ جس کا یہ دنیا میں نظارہ نظر آتا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

جنگ بدر کے موقعہ پر

ایک عورت کو دیکھا جو میدان جنگ میں دیوانہ وار پھر رہی تھی۔ جنگ ابھی ختم نہیں ہوئی تھی۔ لیکن ختم ہونے کے قریب تھی۔ لوگ پکڑے جا رہے تھے۔

جوان زخمی ہو رہے تھے۔ مگر وہ عورت اس طرف دھیان دیئے بغیر میدان جنگ میں دوڑتی پھر رہی تھی۔ آخر دوڑتے دوڑتے اسے ایک بچہ نظر آیا۔ اس کا بچہ جنگ کے دوران میں کہیں گم ہو گیا تھا۔ جو اسے مل گیا۔ اس نے اسے اٹھا لیا۔ خون ریزی ہو رہی تھی۔ مگر اس نے پاس ہی ایک پتھر پر بیٹھ کر اور اپنا پستان نکال کر اسے دودھ پلانا شروع کر دیا۔ اس کے چہرے سے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کسی کو دکھ ہی کوئی نہیں۔ جوان مر رہے تھے اس کی قوم کے پہلوان زخمی ہو رہے تھے۔ اس کے ملک کے بہادر قید ہو رہے تھے۔ لیکن وہ عورت اپنے گمشدہ بچے کے مل جانے پر محسوس کرتی تھی جیسے کچھ بھی نہیں ہوا

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

نے صحابہ رضہ سے فرمایا۔ اس عورت کو دیکھو۔ وہ میدان جنگ میں کس طرح گھبرائی ہوئی پھر رہی تھی۔ اس کا بچہ گم ہو گیا تھا۔ جس کو وہ تلاش کر رہی تھی۔ جب اسے مل گیا۔ تو وہ کس طرح اطمینان سے بیٹھ گئی۔ اور اسے دودھ پلانے لگ گئی۔ اسے کٹتے ہوئے سر اور بندھی ہوئی رسیاں نظر نہیں آ رہی تھیں۔ اسلئے کہ اسے اپنا کھویا ہوا بچہ مل گیا۔ پھر آپ نے فرمایا خدا تعالے اپنے بندے سے اس سے بھی زیادہ پیار کرتا ہے۔ جتنا یہ ماں اپنے بچہ سے پیار کرتی ہے۔ جب کوئی نادم بندہ اس کے پاس آتا ہے۔ تو وہ اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے اس لئے کہ اس کا بھولا ہوا بندہ واپس آ گیا۔ مگر مائیں تو کئی ہیں۔ جو سب کو نظر آ جاتی ہیں۔ خدا تعالے ایک ہے اور وہ ہر ایک کو نظر نہیں آتا۔ کیونکہ اس کے دیکھنے کے لئے وہ آنکھیں نہیں چاہئیں۔ جو جسم میں لگی ہوئی ہیں۔ اس کے دیکھنے کے لئے وہ آنکھیں چاہئیں۔ جو روحانی ہوتی ہیں۔ اور وہ آنکھیں ہر ایک کے پاس نہیں۔ یہ نہیں کہ وہ کسی کو مل ہی نہیں سکتیں وہ ہر ایک کو مل سکتی ہیں۔ مگر ہر ایک ان کی تلاش میں نہیں۔ ہر ایک انہیں لینا نہیں چاہتا۔ پس خدا تعالیٰ کی طرف سے

تو ہر ایک کی ہدایت

کے لئے دروازہ کھلا ہے اور وہ یقیناً اپنے بندے کے روحانی علاج کے لئے تیار ہے۔ مگر اس آدمی کو کیا کریں۔ جو بیمار ہوتا ہے۔ اور اس بیماری کی حالت کو اپنی اصلی اور طبعی حالت سمجھ لیتا ہے۔ وہ دس سال سے پچیس یا تیس فیصدی چندہ دے رہا ہوتا ہے۔ لیکن کسی سستی غفلت یا ٹھوکر کی وجہ سے اس کا جوش کم ہو جاتا ہے اور وہ پچیس یا تیس فیصدی کی بجائے دس فی صدی دینے لگ جاتا ہے۔ اس پر بجائے اس کے کہ وہ سمجھے کہ اسے سوارت ہو گئی ہے۔ جو دور ہونی چاہیئے۔ بجائے اسکے کہ وہ سمجھے کہ اسے بیماری ہو رہی ہے۔ جس کا اسے علاج کرنا چاہیئے۔ وہ کہتا ہے۔ اب میری طبیعت درست ہے۔ اب میری صحت بہت اچھی ہے۔ وہ کتنا بیوقوف تھا۔ کہ پہلے زیادہ قربانی کرتا رہا۔ اور یہ چیز اسے نیکیوں سے محروم کرتی چلی جاتی ہے۔ اسے نیکی سے دور پھینکتی چلی جاتی ہے۔ اگر اسے اس چیز کا احساس ہوتا۔ تو وہ رات کو تہجد کے وقت اٹھ کر سجدہ میں گر جاتا۔ اور کہتا

اے میرے رب

اے میرے رب ایمان میرے ہاتھ سے جا رہا ہے میری قربانی کم ہو رہی ہے۔ میری روحانی صحت بگڑ رہی ہے۔ میں موت کے قریب جا رہا ہوں تو مجھے نجات دے۔ کیونکہ تیرے سوا نجات دینے والا اور کوئی نہیں۔ اگر وہ ایسا کرتا۔ تو اس کی حس مردہ نہ ہوتی۔ اس کی جان نکلتی نہ چلی جاتی اللہ تعالے کا فضل اس کا ہاتھ پکڑ لیتا۔ وہ اس کی مردنی کو دور کر دیتا۔ اس کے اندر ایک نئی طاقت پیدا کر دی جاتی۔ اور وہ سمجھنے لگ جاتا اسے یہ محسوس ہو جاتا کہ وہ زور کے ساتھ بدی کا مقابلہ کر رہا ہے۔ جب وہ ایک طرف سے زور لگاتا۔ اور دوسری طرف سے خدا تعالے زور لگاتا۔ تو وہ گڑھے میں سے نکل آتا۔ لیکن جب کسی کو خود ہی اس طرف توجہ نہ ہو۔ اور جب آپ ہی انسان خدا تعالے کو کہے۔ اے زشت رُو میرے پاس سے ہٹ جا۔ اور بدرُو شیطان کو کہے۔ اے میرے محبوب میرے قریب آ جا۔ تو اس کا کیا علاج؟ پس میں جماعت کو اس طرف

توجہ دلاتا ہوں

کہ وہ اپنے مقام قربانی کو بڑھانے کی کوشش کرے۔ زندگی ایک کشمکش کا نام ہے۔ اگر یہ کشمکش ختم ہو جائے۔ تو زندگی بھی ختم ہو جاتی ہے۔ ایک مردہ کو زندہ کے ساتھ باندھ دیا جائے تو کیا یہ پسندیدہ امر ہوگا کیا تم دودھ میں پیشاب کا قطرہ ملانا پسند کرو گے کیا تم آسٹے میں گوبر ملانا پسند کرو گے۔ کیا تم کرو گے۔ کہ تمہاری پندرہ سولہ سالہ قربانی کے ساتھ تمہاری مردہ قربانی بھی شامل کر دی جائے اور خدا تعالے اسے قبول کرے موت تک جو حیات رہتی ہے موت تک جو قربانی رہتی ہے موت تک جو بڑھتی جا رہی رہتی ہے۔ وہی خدا تعالے کو منظور ہوتی ہے۔ اور وہی انسان کے لئے برکتوں اور رحمتوں کا موجب ہوتی ہے۔ انسانی زندگی کسی فرد کی زندگی کا نام نہیں۔ انسانی زندگی

قومی زندگی کا نام ہے

انسانی زندگی تمہارے بیٹوں پوتوں پڑپوتوں اور پھر آئندہ نسلوں تک کی ایک متواتر زندگی کا نام ہے تمہاری یہ نیت نہیں ہونی چاہیئے کہ تم صرف اپنے آپ کو سلامت رکھو۔ بلکہ یہ نیت ہونی چاہیئے کہ اپنے مرنے کے بعد اپنی اولادوں میں بھی یہ روح پیدا کر جاؤ کہ وہ ہمیشہ خدمت دین میں لگی رہے۔ اگر تم اس کام میں کامیاب ہو جاتے ہو۔ تو تمہارے لئے اس سے زیادہ برکت والی اور کوئی چیز نہیں۔ تم اپنے ماحول کی طرف مت دیکھو۔ جو اس وقت تمہارا ماحول ہے۔ صحابہ رضو کا ماحول اس سے بہت زیادہ ادنیٰ تھا۔ تم میں سے غریبوں کے تن پر جو کپڑے ہیں۔ وہ اسوقت کے امیروں کے پاس بھی نہیں تھے۔ جو کھانا تم اس وقت کھاتے ہو۔ وہ اس وقت کے امیر بھی نہیں کھاتے تھے۔ اول تو اس وقت اتنے کھانے ہی نہیں ہوتے تھے دوم اس زمانے میں خوراک کم ہوتی تھی۔ سوم ان کو اکٹھا کھانے کی عادت ہوتی تھی۔ ہر ایک کے پاس الگ الگ تھالی نہیں ہوتی تھی۔ آج کل الگ الگ تھالی کا رواج ہو گیا ہے۔ لیکن اس زمانہ کے لوگ یہ پسند کرتے تھے۔ کہ وہ ایک ہی تھالی سے کھائیں اور جب ایک ہی تھالی میں ہاتھ ڈالا جائے۔ تو یہ نہیں ہوتا۔ کہ کسی کے ہاتھ میں پلاؤ چلا جائے۔ اور کسی کے ہاتھ میں دال۔ پلاؤ آئے گا۔ تو سبھی کے ہاتھ میں آئیگا۔ اور اگر دال آئے گی۔ تو سبھی کے ہاتھ میں آئیگی۔ لیکن اسکے باوجود جو قربانی انہوں نے اس وقت کی۔ اس کے مقابلہ میں اس زمانہ کے ایک بڑے سے بڑے آدمی کی قربانی بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

ہٹلر کا نام سنکر

تم کتنا مرعوب ہوتے تھے۔ جرمنی والے کہتے تھے کہ وہ دوسرا مسیح ہے۔ مگر پہلے مسیح سے بڑھ کر وہ کسی غیر ملک میں نہیں۔ کسی غیر شہر میں نہیں بلکہ اپنے ہی ملک اور اپنے ہی شہر میں اکیلا مارا گیا۔ اس کے اپنے مددگار اسے چھوڑ گئے۔ انہوں نے اس سے منہ موڑ لیا اور وہ اپنے ہی گھر کے سامنے مارا گیا۔ اس کے مقابلے میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھو۔ ہٹلر کے محلوں آرام گاہوں اور آسائش گاہوں کے مقابلہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جھونپڑے کی کیا حیثیت تھی۔ ہٹلر کے کتّوں یعنی گھر کی صفائی کرنے والے کی غذا صحابہ رضو کی غذا سے یقیناً دس گنے سے بھی زیادہ اچھی تھی۔ ہٹلر کے گھر کی صفائی کرنے والے اس کے پہرے اور اسکے باورچیوں کے بستر صحابہ رضو کے بستروں سے یقیناً دس گنے اچھے تھے۔ لیکن وہ مرتا ہے تو اس طرح کہ اسکی موت کے وقت اس سے محبت کرنے والا اور اس پر آنسو بہانے والا کوئی نہیں ہوتا۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ حال ہے کہ آپ کا ایک صحابی رضو پکڑا جاتا ہے۔ کفار اسکو پھانسی دینا چاہتے ہیں۔ وہ اسے قتل کرنا چاہتے ہیں۔ مرنے وقت جب کہ لکڑی رکھ دی جاتی ہے۔ اس زمانہ کے رواج کے مطابق جس پر سر رکھ کر کسی کو قتل کیا جاتا تھا۔ تو ایک آدمی اس سے مخاطب ہو کر کہتا ہے۔ کیا

تمہارا دل چاہتا ہے

کہ تم آرام سے مدینے میں بیٹھے ہوئے ہو۔ اور تمہاری جگہ اس وقت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہوں۔ تو وہ جواب دیتا ہے۔ تم تو یہ کہتے ہو کہ میں مدینے میں اپنے گھر میں آرام سے بیٹھوں۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہاں میری جگہ ہوں۔ بیوقوف میں تو یہ بھی نہیں چاہتا کہ میں گھر میں آرام سے بیٹھا رہوں۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاؤں میں مدینے میں کوئی کانٹا تک چبھ جائے۔ ایک عورت محبت کے کتنے جذبات اپنے خاوند کے ساتھ رکھتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم لڑائی کے لئے باہر تشریف لے جاتے ہیں آپ کے چلے جانے کے بعد ایک صحابی رضو اپنے گھر آتا ہے۔ اس کا کوئی قصور نہیں تھا۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب

جہاد کے لئے

باہر تشریف لے گئے تو وہ گھر نہیں تھا۔ کہیں باہر گیا ہوا تھا۔ وہ اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے۔ ایک عرصے کی جدائی کے بعد جب اس نے اپنی بیوی کو دیکھا۔ وہ تپاک کے ساتھ آگے بڑھا۔ آج کتنی بیویاں ہیں۔ جو منہ پھیلائے رہتی ہیں۔ اسلئے کہ ان کے خاوندوں نے ان سے پیار نہیں کیا۔ کتنی بیویاں ہیں۔ جو روتے ہوئے رات گذار دیتی ہیں۔ اسلئے کہ ان کے خاوندوں نے ان کی طرف پوری توجہ نہیں کی۔ لیکن وہ صحابی رضو جب گھر آتا ہے تو اپنی بیوی کی طرف بڑھتا ہے۔ اور اس سے محبت کا اظہار کرتا ہے۔ وہ اپنے عشق کو ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ وہ اس سے لپٹ کر پیار کرنا چاہتا ہے۔ لیکن وہ عورت اسے دھکا دے کر کہتی ہے۔ تمہیں شرم نہیں آتی کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو جہاد کے لئے باہر تشریف لے گئے ہیں اور تمہیں مجھ سے پیار کرنے کی سوجھ رہی ہے۔ اس صحابی رضو نے مڑ کر دوسری دفعہ اپنی بیوی کو نہیں دیکھا۔ وہ باہر نکلا۔ اس نے اپنے گھوڑے پر زین کسی۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے روانہ ہو گیا۔ یہ کیا چیز تھی۔ جس نے ان کو اس قربانی پر آمادہ کیا۔ یہ نمونہ صرف خدا تعالے سے تعلق کی وجہ سے ظاہر ہوا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ظاہری حالت میں ویسے ہی تھے۔ جیسے دوسرے ہیں۔ صحابہ رضو کرام کے جذبات ویسے ہی تھے۔ جیسے ہمارے ہیں۔ ان کی آنکھیں ویسی ہی تھیں۔ جیسے ہماری ہیں ان کا قد و قامت ویسا ہی تھا جیسے ہمارا ہے۔ بلکہ سینکڑوں ایسے ہوں گے۔ جو قد و قامت میں ان سے بڑھے ہوئے ہوں گے۔ سینکڑوں ایسے ہوں گے جن کی نظریں ان کی نظروں سے زیادہ تیز ہوں گی کروڑوں ایسے ہوں گے۔ جن کا لباس ان سے اچھا ہوگا۔ پھر

وہ کیا چیز تھی

جس نے ان کے اندر یہ روح پیدا کر دی تھی۔ وہ چیز صرف خدا تعالے سے ان کا تعلق تھا۔ جو خدا تعالے کے ہو جاتے ہیں۔ وہ ان کا ہو جاتا ہے۔ مخلوق ان سے محبت کرتی رہی ہے۔ اور

کرتی رہے گی۔ جو شخص اب بھی ایسی ہی قربانی کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے ایسا ہی بدلہ پائے گا اور جو قربانی نہیں کرے گا۔ اس کی حالت کو درست کرنا کسی انسان کی طاقت میں نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اسکی اصلاح کرے اور اسے بد انجام سے بچائے۔

کھانسی کی تکلیف کی وجہ سے میں اپنے مضمون کو یہاں ہی چھوڑتا ہوں۔ اور اسی پر خطبہ کو ختم کرتا ہوں۔

فضل عمر ہوسٹل کے نادار طلباء

فضل عمر ہوسٹل تعلیم الاسلام کالج میں چند طلباء بہت عسرت کی حالت میں ہیں۔ اگر صاحب توفیق اور مخیر احباب چار طلباء کے خرچ خوراک کی ذمہ داری لے سکیں۔ تو ان طلباء کی تکلیف ایک حد تک کم ہو جائے گی۔ خرچ خوراک فی کس پچیس روپے ماہوار کے لگ بھگ ہوتا ہے۔ قوم کے ان بچوں کی پیشکش مندرجہ ذیل پتہ پر آنی چاہیئے (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور)

موصی صاحبان کے لئے

تحریک ستمبر کے ماتحت ہر موصی کو اپنے وصیت کے چندہ کی تعیین خود سیکرٹری صاحب کو لکھانی چاہیئے۔ کہ اس میں اتنی رقم حصہ آمد کی ہے۔ بعض موصی صاحبان رقم مجموعی طور پر سیکرٹری صاحب کے حوالہ کر دیتے ہیں اور حصہ آمد کی تعیین نہیں کرتے۔ اسلئے ان کا چندہ حصہ آمد وصول نہیں ہو رہا سیکرٹری صاحبان کو چاہیئے کہ حصہ آمد کی تعیین کر لیا کریں۔

خط و کتابت اور چندہ بھیجتے وقت نمبر وصیت ضرور دینا چاہیئے ورنہ رقم کے غلط اندراج کا خطرہ ہے۔ اور جواب بھی جلدی نہیں مل سکتا۔ احباب چندہ بھیجتے وقت لاپرواہی سے نمبر وصیت نہیں لکھتے۔ جس سے نمبر تلاش کرنے میں بڑا وقت خرچ ہوتا ہے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ)

رقوم بلا تفصیل اور فیصلہ مشاورت

عہدیداران مال اور احباب جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۲۴ء کا فیصلہ بابت رقوم بلا تفصیل درج کیا جاتا ہے۔ تاکہ دوست چندہ کی تفصیل بھجوانے میں تساہل نہ فرمائیں۔

"اگر کوئی رقم ایسی موصول ہو جائے۔ جس کی بابت یہ تصریح فرستندہ کی طرف سے نہیں کہ وہ کس مد میں درج کی جائے۔ اگر ایسی رقم بیرون ہند سے وصول ہوتی ہے۔ تو چھ مہینہ کے انتظار کے بعد اور اگر اندرون ہند سے وصول ہوتی ہو۔ تو تین مہینہ کے انتظار کے بعد یہ مد چندہ عام میں درج کی جائے۔ اگر میعاد مذکورہ بالا میں تفصیل آجائے۔ تو اسکے مطابق درج کی جائے۔" (نظارت بیت المال)

خطاب بہ مسلم

امت احمدؐ میں کیا عیسیٰ نبی آنا نہ تھا
کیا رسول اللہؐ کا ارشاد محض افسانہ تھا

جو خبر آدمؑ سے تا ایندم ہر اک مرسل نے دی
راہ جس کی دیکھتا ہر عاقل و فرزانہ تھا

جس مسیحا کو رسول پاک نے بھیجا سلام
جس کی شمع رخ کا ہر فرد بشر پروانہ تھا

اس مسیحا کے عوض برپا ہوا قہر و غضب
یہ تو رب العالمین کی شان کے زیبا نہ تھا

قوم اسرائیل میں آئے تھے پے در پے نبیؑ
کیا مسلماں کا کوئی ملجا نہ تھا ماوا نہ تھا

امم موسیٰؑ اور مریمؑ پر ہوئی وحی خدا
امت مرحوم میں اک مرد بھی ایسا نہ تھا

پھر فضیلت کیا ہے کل ادیان پر اسلام کو
کیا یہی خیر امم کی شرح کا پیمانہ تھا

آگیا عیسیٰ نبیؑ محمود محشر ہے بپا
انقلاب ایسا زمانے نے کبھی دیکھا نہ تھا

[illegible]

تحریک جدید کی اہمیت اور دفتر اوّل و دفتر دوم کے وعدے

بیرونی ممالک کی امریکن جماعتوں کی شاندار قربانی

تحریک جدید کی اہمیت اور ضرورت کے بارے میں فرمایا۔

(۱) "میں نے مناسب سمجھا کہ آج پھر احباب جماعت کو اس چندہ کی شمولیت اور تحریک جدید کی اہمیت کی طرف توجہ دلاؤں۔ تحریک جدید کے چندے کی اہمیت کے متعلق میں نے جلسہ سالانہ (۱۹۴۷ء) پر بھی جماعت کے دوستوں کو توجہ دلائی تھی اور اس سے پہلے بھی خطبات میں وضاحت کی گئی ہے"

(۲) "ہم نے اس تحریک سے اشاعت دین کے لئے ایک عظیم الشان بنیاد رکھنے کی نیت کی ہے۔ اور اس میں کیا شبہ ہے کہ مومن صرف نیتوں سے ہی اپنے کام کی حفاظت کر سکتا ہے۔ نیت کے بعد جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی تائید اور اس کی نصرت سے ہوتا ہے"

(۳) "ہم نے نیت کی ہوئی ہے کہ ہم تحریک جدید کے چندے سے تبلیغ اسلام کا ایک مرکزی فنڈ قائم کریں گے جس کے نتیجے میں ایک دن ہماری تبلیغ خدا کے فضل سے ساری دنیا تک پہنچ جائے گی۔ اور احمدیت تمام عالم پر چھا جائے گی"

(۴) "ہماری نیت اس روپیہ سے ایک ایسا فنڈ قائم کرنے کی ہے جس سے قیامت تک اسلام اور احمدیت کی تبلیغ ہوتی رہے۔ اور قیامت تک مسلمان ہونے والوں اور احمدیت میں داخل ہونیوالوں کا ثواب اس تحریک میں شامل ہونے والے دوستوں کو ملتا رہے کیونکہ یہ روپیہ ایک مرکزی تبلیغی فنڈ" پر خرچ ہوگا (جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۶ نومبر ۱۹۴۸ء کے خطبہ میں وضاحت فرما چکے ہیں۔ کہ بیرونی ممالک کی تبلیغ پر ایک ایک پیسہ تحریک جدید کا خرچ کیا جا رہا ہے) اور اس فنڈ کے قیام میں جن لوگوں کا حصہ ہوگا۔ یقیناً ان سب کو اللہ تعالیٰ قیامت تک ثواب عطا فرماتا رہے گا۔ یہ اتنے بڑے فخر کی بات ہے کہ اگر ہماری جماعت کے احباب اس نکتہ کو اچھی طرح سمجھ لیں تو ان کو اپنی قربانیاں حقیر نظر آنے لگیں"

(۵) "بہرحال تحریک جدید کے کام کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے دور اول کے سپاہی جن کو خدا تعالیٰ توفیق دے وہ جلد سے جلد وعدے لکھوائیں۔ اور جیسا کہ ہمیشہ قاعدہ ہے میں اعلان کرتا ہوں کہ دس فروری ان وعدوں کی آخری میعاد ہے۔ لیکن پسندیدہ یہی ہوگا کہ دسمبر کے خاتمہ سے پہلے پہلے وعدے آجائیں۔ کیونکہ پھر دوسرے سال کا بجٹ بنانا ضروری ہوتا ہے"

تحریک جدید کی اہمیت اور ضرورت حضرت کے الفاظ مبارکہ میں پیش کرتے ہوئے پاکستان اور بیرونی جماعتوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ تحریک جدید کے وعدے حضور کے جلد سے جلد پیش کریں۔ مگر ہر ایک جماعت کا فرد اور براہ راست وعدہ کرنے والا اس بات کو یاد رکھے کہ اس نے اپنے وعدہ کو بہر حال اضافہ سے حضور کے پیش کرنا ہے۔ خصوصاً پاکستان سے باہر کی جماعتیں خواہ وہ مشرقی افریقہ کی ہوں یا مغربی افریقہ کی۔ یا یورپین ممالک کی جماعتیں ہوں یا ملک شام اور جاوا سماٹرا ماریشس کی جماعتیں ہوں۔ یوپی۔ سی پی۔ بہار اور دکن اور حیدرآباد۔ علاقہ بمبئی سیلون کی جماعتوں کے افراد اور براہ راست وعدے کرنے والے افراد خاص طور پر توجہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امریکن جماعتوں نے جو کہ احباب اسی ملک کے باشندوں پر مشتمل ہیں اپنے وعدوں کی پہلی قسط ۲۵۰۰ ڈالر یا ۸۲۸۱ روپیہ کی بذریعہ تار حضور میں پیش کی ہے۔ جس طرح امریکن جماعتوں نے پہلی قسط نہایت شاندار اپنے امام کے حضور پیش کی ہے اسی طرح بیرونی ممالک کی ہر ایک جماعت سے توقع ہے کہ وہ بھی تحریک جدید کے وعدے نہایت شاندار اور قابل تعریف پیش کریں گی۔ مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب عدیس آبابا کا وعدہ تحریک جدید کے پندرھویں سال کا ۱۷۰۰/- اور ان کی اہلیہ صاحبہ کا ۰۰/- کا بھی حضور کے پیش ہو چکا ہے۔ گو بیرونی ممالک کی جماعتوں کی وعدوں کی میعاد ۳۰ اپریل ہوتی ہے۔ لیکن اس سال میں امید ہے کہ ان کے وعدے دس فروری تک مکمل طور پر پیش ہو جائیں گے۔

چونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کی پسندیدگی کا ارشاد فرمایا ہے کہ ۳۱ دسمبر تک وعدوں کا پیش کرنا مناسب ہے۔ اس لئے پاکستان اور بیرونی جماعتوں کے جن کے وعدے ۳۱ دسمبر تک حضور کے پیش ہو جائیں گے۔ وہ چونکہ سابقون الاولون میں ہوں گے۔ اس لئے ان جماعتوں کے نام اور ان کے عہدیداروں کے نام حضور کی خدمت میں جنوری کے پہلے ہفتہ میں دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ کیونکہ انہوں نے حضور کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کی ہوگی۔

پس ہر ایک جماعت اور براہ راست وعدہ کرنے والے دوست کوشش کر کے اپنے وعدے ۳۱ دسمبر تک پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

انصار جماعت اور ان کی ذمہ واری

از مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال صدر مرکزیہ انصار اللہ

یوں تو زندگی کا کسی کو اعتبار نہیں کہ کب موت آ جائیگی خواہ بڈھا ہو یا نوجوان یا بچہ۔ لیکن بلحاظ اپنی عمر کے انصار اس زمانہ اور دنیا کو چھوڑنے کے لئے زیادہ قریب بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہماری آنکھوں کے سامنے اس تھوڑے سے عرصہ میں بہت سے صحابہ اور معمر لوگ جماعت کے دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں اور ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ دنیا چھوڑنے کے بعد اعمال صالحہ اور نیکی کرنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ وہی اعمال صالحہ آئندہ کام آئیں گے جو دنیا میں کر چکے ہوتے ہیں۔

پس انصار جماعت بلحاظ اپنی عمر کے جب جانتے ہیں کہ وہ دنیا کو چھوڑنے کے قریب بیٹھے ہوئے ہیں ان کو زیادہ فکر ہونی چاہیئے کہ جو لمحات زندگی کے ان کو میسر ہیں ان میں زیادہ سے زیادہ اعمال صالحہ اور نیکی کے بجا لانے کی کوشش کریں۔ صدقہ و خیرات میں چندوں کی ادائیگی میں۔ پابندی صوم و صلوٰۃ میں الغرض ہر ایک نیکی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اپنا نمونہ گھر والوں کے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی قابل مثال بنا لینا چاہیئے۔ تا آپ کا برا نمونہ کسی کے اعمال میں ٹھوکر کا موجب نہ بنے۔

اپنی اولاد میں اگر کوئی نقص یا عیب یا برائی دیکھیں تو بجائے اس کے کہ ان اعمال پر پردہ پوشی کی جائے ان سے ان نقائص اور برائیوں کو دور کرنے کی پوری کوشش کی جائے۔ اور ان کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں تا انہیں ان برائیوں سے مجتنب ہو کر زیادہ سے زیادہ نیکی اور اعمال صالحہ کے بجا لانے کی توفیق مل جائے سا تا کہ صرف ان کی اولاد کی بھلائی ہو گی بلکہ اولاد کے صالحہ اعمال کا ثواب ان کے نامہ اعمال میں بھی درج ہوتا جائے گا۔

اس زمانہ کے مامور کی شناخت کا جو فضل آپ پر ہوا ہے۔ اور دوسرے جو اس زمانہ کے مامور کی شناخت سے محروم چلے آ رہے ہیں۔ ان کو بھی اس نعمت سے بہرہ ور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ان کو تبلیغ کی جائے۔ محبت سے پیار سے یہ ضروری نہیں کہ تبلیغ کے لئے وعظ اور لیکچروں کی ہی ضرورت ہوتی ہے۔ بلکہ دوستانہ طور پر اپنے تعلق داروں میں یا اپنے حلقہ احباب میں تعلق و موانست پیدا کر کے بطور تبادلہ خیالات تبلیغ کی جایا کرے۔ اس کام کے لئے گھنٹہ یا آدھ گھنٹہ وقف کر دیا جائے۔ تو اس قسم کی کلوسس تبلیغ سے انشاء اللہ بہتر نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ لیکن تبلیغ میں مباحثہ یا مجادلہ کا رنگ نہیں ہونا چاہیئے۔

مہتمم صاحبان و زعماء صاحبان انصار اللہ جماعت ہائے احمدیہ

بہت سی مجالس انصار اللہ کی طرف سے باقاعدہ مرکز میں چندہ انصار اللہ نہیں آ رہا بعض مجالس کی طرف سے بہت عرصہ سے چندہ آیا ہی نہیں ہے۔ لہذا مہتمم صاحبان مال و زعماء صاحبان انصار اللہ کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے انصار سے چندہ معہ بقایا وصول کر کے بہت جلد بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ چنیوٹ پاکستان بھیج کر بمد امانت مرکزیہ انصار اللہ جودھامل بلڈنگ لاہور کے پتہ پر بھجواتے رہیں۔

قائد مال مرکزیہ انصار اللہ جودھامل بلڈنگ لاہور

ضرورت

دفتر محاسب کے لئے میٹرک پاس اور حساب کے کام سے واقفیت رکھنے والے چند کلرکوں کی ضرورت ہے۔ ضرورت مند احمدی نوجوان مقامی امیر کی سفارش کے ساتھ اپنی درخواستیں جلد بھجوا دیں تنخواہ ماہوار ۵۰-۲-۳۰ کے گریڈ میں /۳۰ روپے معہ دیگر الاؤنس جو ۲۱ روپے کے قریب ہو گا دی جائے گی

محاسب صدر انجمن احمدیہ پاکستان چنیوٹ

فہرست چندہ حفاظت مرکز

بعض جماعتوں نے اس اعلان کے متعلق جو اخبار الفضل مورخہ ۱۲/۹/۴۸ کے صفحہ ۵ پر کالم ۲ میں شائع ہوا ہے یہ معذرت کی ہے کہ چندہ حفاظت مرکز کی بقایا رقوم کو ادا کرنے کے لئے بہت قلیل عرصہ دیا گیا ہے اس لئے اس کام کو سرانجام دینا مشکل ہے۔ اب بذریعہ اعلان ہذا تمام جماعتوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اس عرصہ کی تاریخ بجائے ۱۵/۱۲/۴۸ کے ۲۱/۱/۴۹ تک بڑھا دی گئی ہے۔ امید ہے تمام بقایا داران اپنے اپنے بقایوں کو اس تاریخ تک صاف کر دیں گے تا ان کے نام ان فہرستوں میں آ جائیں جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں یکم جنوری ۱۹۴۸ء کو پیش ہونے والی ہیں

نظارت بیت المال

شام میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تبلیغ

احمدیہ دار التبلیغ شام کی رپورٹ ماہ اگست ۱۹۴۸ء

"تبلیغ اسلام میں جماعت احمدیہ نمایاں پوزیشن رکھتی ہے" (الکفاح)

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مولوی فاضل)

دمشقی صحافت:- اس ماہ دمشق کے کثیر الاشاعت روزنامہ "الکفاح" نے تین مرتبہ احمدیت کا ذکر کیا۔ مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی شرق الاردن سے جماعت دمشق کی ملاقات کے لئے تشریف لائے آپ کی آمد کا ذکر "الکفاح" نے کیا۔ مکرم برادرم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں نے یورپ کے سفر سے واپسی پر دمشق میں تین دن قیام کیا۔ دمشق کے فضائی مستقر (المزہ) پر آپ کا استقبال کیا گیا۔ جس کا ذکر الکفاح نے کیا۔ ... نیز آپ نے یورپ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں جو تاثرات لئے۔ ان کا بھی ذکر کیا گیا۔ یہ بھی کہ کن کن ممالک میں اس وقت تبلیغ کی جا رہی ہے۔ آپ کی Statement بڑی مفصل تھی۔ اور الکفاح نے اس کو نمایاں طور پر شائع کیا۔ الکفاح اس پر تبصرہ کرتا ہوا تحریر کرتا ہے کہ "تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کا نمایاں حصہ ہے۔" اسی طرح آپ کی واپسی کا ذکر کرتے ہوئے اور دمشق میں آپکی مصروفیات کے سلسلہ میں الکفاح نے اس خبر کو شائع کیا۔ عرب نیوز ایجنسی نے یہ خبریں مصری اخبارات کو ارسال کیں

ہفتہ واری اجتماعات | اس ماہ کے پہلے ہفتہ تک تراویح کا سلسلہ باقاعدہ جاری رہا۔ بعد ازاں ہر اتوار اور بدھ کے دن دوست اکٹھے ہوتے رہے اور مختلف کتب کا درس اور تقاریر کا سلسلہ جاری رہا خاکسار ہر بدھ کے روز "بلاغۃ النبوی" کے موضوع پر لیکچر دیتا رہا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بلاغت و فصاحت سے تربیتی امور کا استنباط کر کے دوستوں کو تربیت کی طرف خاص توجہ دلائی جاتی رہی

تقریب عید الفطر | یہاں عید الفطر ۶ اگست کو ہوئی۔ خدا کے فضل سے تمام دوست نماز عید میں شریک ہوئے۔ خاکسار نے خطبہ میں بیان کیا۔ کہ صیام رمضان میں خدا تعالیٰ نے بہت سی حکمتیں رکھی ہیں سا دران سے اگر صرف وقتی طور پر ایک ماہ کے لئے فائدہ اٹھایا جائے۔ تو روزوں کی حقیقی غرض مفقود ہو جاتی ہے۔ اس لئے ان فوائد کو عملی جامہ پہناتے ہوئے۔ انسان اپنی زندگی میں ان کو دائمی طور پر ملحوظ رکھے۔ اس کے بعد جماعت دمشق نے مکرم برادرم چغتائی صاحب کے اعزاز میں ٹی پارٹی دی۔ جس میں مکرم منیر الحصنی صاحب نے آپ کو احباب دمشق کی طرف سے مرحبا کہا۔ مکرم برادرم رشدی البسطی پریذیڈنٹ جماعت دمشق نے آپ کو احباب حیفا کی طرف سے مرحبا کہا۔ برادرم السید شو او نے آپ کو نوجوانان احمدیت کی طرف سے مرحبا کہا۔ بعد ازاں عاجز نے برادرم موصوف کی آمد پر اپنے احساسات و جذبات کا اظہار کرتے ہوئے مرحبا کہا۔ اور ان کے لئے دعا کی درخواست کی۔ مکرم چغتائی صاحب نے دوستوں کا شکریہ ادا کیا

خطبات جمعہ | اس ماہ عموی طور پر خاکسار ڈیلیو کی وجہ سے کمزور رہا۔ لہذا مکرم برادرم منیر الحصنی صاحب نے دو خطبے۔ برادرم مکرم چغتائی صاحب نے ایک اور خاکسار نے ایک خطبہ پڑھا۔ برادرم چغتائی صاحب نے تربیت اولاد کی طرف دوستوں کو توجہ دلائی اور تبلیغی اہمیت کو بھی بیان کیا۔ خاکسار نے عصر حاضرہ کی انقلابی ایجادات اور قرآن مجید کے موضوع پر خطبہ پڑھا۔ برادرم حصنی صاحب نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر سے دوستوں کو تربیتی امور پر توجہ دلائی

فرودٹ پارٹی | برادرم مکرم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں کی آمد پر جماعت نے آپ کو فروٹ پارٹی دی۔ فروٹ پارٹی سے قبل مکرم منیر الحصنی صاحب نے آپ کو مرحبا کہا۔ خاکسار نے مکرم چوہدری صاحب کی جوابی تقریر کا ترجمہ کیا اور اپنے احساسات و جذبات کا بھی اظہار کیا۔ مکرم چوہدری صاحب نے جماعت کو نہایت ہی مفید امور کی طرف توجہ دلائی میں یہی کہہ سکتا ہوں۔ کہ آپ کی تقریر خیر الکلام ما قل و دل کی مصداق تھی۔ دوستوں کو آپ کی ملاقات سے بہت ہی خوشی ہوئی۔ میں مکرم چوہدری صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے یورپ سے واپسی پر جماعت دمشق کے لئے یہ سنہری موقعہ پیدا کیا سو اصل اس شکریہ کے حقیقی مستحق مکرم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ہیں۔ فجزاھما اللہ احسن الجزاء برادرم مسلم سیرو ان نے آپ کا جماعت کے ہمراہ فوٹو لیا۔

ملاقاتیں | برادرم چغتائی صاحب کی عاجز نے عرب نیوز ایجنسی کے ڈائرکٹر مفید حسینی اور ایجنسی کے دوسرے اصحاب سے ملاقات کرائی گئی۔ شامی پولیس کے جنرل سپرنٹنڈنٹ پولیس اور اکیورنر کی الحجابی سے نیز وزارت داخلہ کے سیکرٹری فواد بک محاسن سے ملاقات کرائی۔ شامی پارلیمنٹ کے مشہور ممبر الاستاذ محمد المبارک سے ملاقات کرائی گئی۔ اس کے علاوہ دمشق کے کئی اخبارات کے ایڈیٹران سے ملاقاتیں کی گئیں۔ مجمع علمی عربی کے کئی ممبران سے ملاقات کی گئی۔

تعلیمی انجمن میں پاکستان کی شمولیت بہت کامیاب رہی

کراچی ۱۷ دسمبر۔ حکومت پاکستان کے تعلیمی مشیر ڈاکٹر ایم حسن حال میں اقوام متحدہ کی تعلیمی انجمن میں شرکت کرنے کے لئے پاکستان کی طرف سے بیروت تشریف لے گئے تھے۔ انہوں نے استاد کے نامہ نگار کو ایک ملاقات کے دوران میں آج بتایا۔ کہ کانفرنس میں پاکستان نے بہت ہی اہم حصہ لیا۔ ڈاکٹر حسن نے کہا کہ اقوام متحدہ کی تعلیمی انجمن کی کانفرنس میں بہت سے اہم ثقافتی مسائل پر بحث ہوئی۔ اور کانفرنس نے تمام دنیا کے باشندوں کو ثقافتی میدان میں ایک دوسرے کے زیادہ قریب لانے میں قابل ستائش کام کیا۔

پاکستانی طلباء کے لئے وظائف

لاہور ۱۷ دسمبر۔ نیویارک کی بین الاقوامی تعلیم کی انسٹی ٹیوٹ نے امریکن سفارتخانے کی وساطت سے پاکستانیوں کے لئے کچھ وظیفوں اور فیلوشپ پیش کئے ہیں۔ جن کی تفصیل نیچے دی گئی ہے۔ امیدوار براہ راست امریکن سفارت کراچی کو یکم جنوری ۱۹۴۹ء سے پہلے درخواستیں بھیجیں۔ درخواستوں کے فارم وہیں سے مل سکتے ہیں۔ وہاں سے درخواستیں آگے بھیجی جائیں گی۔ وظیفے یا فیلوشپ کے متعلق کسی قسم کی گارنٹی نہیں دی جا سکتی۔ فاونڈیشن کی طرف سے ہر سال فارمیسی کے کام کے لئے وظیفے دیتے جاتے ہیں۔ ان وظائف کے لئے فارمیسی کے گریجویٹوں کو ترجیح دی جائے گی۔ وظیفے میں فیس اور گذارے کا خرچ شامل ہوتا ہے۔ یہ الیاسی ایشن ہر سال قریباً پانچ وظیفے عورتوں کو دیتی ہے۔ یہ وظیفے گھریلو معاشیات کی اعلیٰ تعلیم کے لئے ہیں۔ مضامین یہ ہیں "کنبے کی معاشیات" "کنبے کے تعلقات" "بچوں کی نشو و نما" "غذا اور خوراک" "معاشیات خانہ داری" "گھریلو انتظام" "سفل سود و بہبود" "صحت عامہ کپڑے اور پارچات" وغیرہ۔ وظیفے ۸۰۰ ڈالر کے ہوں گے۔ جو فیس اور رہائش خوراک کے جزوی خرچ کے لئے کافی ہوں گے۔ درخواستیں یکم جنوری ۱۹۴۹ء سے پہلے آنی چاہئیں۔ (محکمہ تعلقات عامہ)

موٹر کاروں کے خریدار

لاہور ۱۷ دسمبر۔ سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ میسرز کنٹرالوالا اینڈ کمپنی لاہور کے پاس عنقریب ۸ ہارس پاور کی موٹر کاریں پہنچنے والی ہیں۔ قیمت فی کار تخمینہ سات ہزار روپیہ ہوگی۔ سکرٹری آفیسر صوبائی ٹرانسپورٹ کنٹرولر ۱۲ مزنگ روڈ لاہور سے فارم لیکر ان پر دس دن کے اندر اندر درخواستیں بھیجیں ہوام براہ راست

نارتھ ویسٹرن ریلوے

عوام کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ۲۵ دسمبر ۱۹۴۸ء سے شروع کر کے نمبر ۲ ڈاؤن پاکستان میل لاہور سے ۹ بجکر پچیس ۲۵ منٹ بجائے موجودہ وقت ۹ بجکر تیس منٹ کے روانہ ہوا کرے گی۔ دوسرے اسٹیشنوں کے اوقات میں تبدیلی نہیں ہوگی۔

چیف ایریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نمبر ۱۹۷ ایس/ ۲۵/ ۹۲ فوڈ
کوڈورڈ "C X H K S"

ایک ہزار من سرخ مرچ خشک اور چار سو من ثابت ہلدی لاہور میں نارتھ ویسٹرن ریلوے کو سپلائی کرنے کے لئے کھلے ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ہر وہ تاجر جو مرچ مصالحہ کی سپلائی کا کاروبار کرتا ہو ٹنڈر دینے کا مجاز ہے۔

ٹنڈر فارم ۱۶ دسمبر ۱۹۴۸ء کو اور اس کے بعد عام کاروباری دنوں میں دو بجے دوپہر سے تین بجے دوپہر تک اور جمعہ کے روز نو بجے صبح سے ساڑھے گیارہ بجے دوپہر تک کنٹرولر آف سٹورز نارتھ ویسٹرن ریلوے کے دفتر سے مقامی طور پر ایک روپیہ فی فارم اور باہر بھیجنے کی صورت میں ڈیڑھ روپیہ فی فارم کے حساب سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

وی پی کے ذریعہ ٹنڈر فارم طلب کرنے والی درخواستوں پر غور نہیں کیا جائے گا۔ اور فارم صرف منی آرڈر کے ذریعہ نقد رقم وصول ہونے پر ہی بھیجے جائیں گے۔

سربمہر ٹنڈرز ۲۱ دسمبر ۱۹۴۸ء بروز منگل کو دو بجے دوپہر تک کنٹرولر آف سٹورز این۔ ڈبلیو۔ آر ایمپرس روڈ لاہور کے دفتر میں پہنچا دیئے جائیں۔ یہ ٹنڈر اسی دفتر میں ۲۲ دسمبر ۱۹۴۸ء کو ۱۱ بجے صبح کھولے جائیں گے۔

اگر ٹنڈر دہندہ اصحاب چاہیں تو انہیں ٹنڈر کھلنے کے وقت وہاں موجود رہنے کی اجازت دیدی جائے گی۔

برائے جنرل منیجر

مشہور عرب لیڈر السید جمال الحسینی سے خاکسار نے ملاقات کی۔ وزیر دفاع کے سیکرٹری جمیل قرمی سے دو دفعہ ملاقات کی گئی۔ آپ ایک دفعہ ہماری ہفتہ واری میٹنگ میں بھی شریک ہوتے تھے۔ مشہور عرب لیڈر السید عونی عبد الہادی سے احمدیان کبابیر کے متعلق ملاقات کر کے ان سے بعض مشورے کئے۔ آپ کو فلسطینی حکومت میں وزیر اشغال عامہ بنایا گیا ہے۔

دمشق کے مشہور عالم اور جمعیۃ العلماء کے سابق رئیس الاستاذ محمد الصابونی سے خاکسار نے اس ماہ تین دفعہ ملاقات کی۔ ایک دفعہ ان کے گھر جا کر (جو دمشق سے کافی دور ہوائی اڈہ کے پاس ہے) عاجز برادرم چغتائی صاحب اور منیر الحصنی نے جا کر تبلیغی گفتگو کی۔ یہ ملاقات قریباً تین گھنٹہ رہی۔ اور کئی غلط فہمیوں کے ازالہ کا سبب ہوئی۔

دمشق کے بہت بڑے دوسرے عالم الاستاذ عبد الفتاح امام سے ملاقات کر کے ان کو احمدیت کے متعلق مزید معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ آپ مسجد اموی میں امامت کے فرائض بھی سر انجام دیتے ہیں بہت بوڑھے ہو چکے ہیں۔ آپ نے حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے دمشق میں ملاقات بھی کی تھی۔

زیر تبلیغ خدا کے فضل سے دمشق کے کئی مدارس کے معلمین زیر تبلیغ ہیں۔ ان کو باقاعدگی سے تبلیغ کی جاتی رہی۔ اس سلسلہ میں السید علاؤ الدین الاستاذ الشواء۔ السید الوزراء نادر ط۔ الاستاذ ابراہیم جبان نے کافی وقت صرف کیا۔ اسی عرصہ میں دو دوست احمدیت میں داخل ہوئے۔

تحریری کام:۔ خاکسار نے اس ماہ بغداد کے مشہور جریدہ "النضۃ" کے مخالفانہ مضمون کا رد تحریر کر کے ارسال کیا۔ دمشق کے کثیر الاشاعت جریدہ "الفیحاء" نے خاکسار کا ایک مضمون شائع کیا۔ اس سے قبل بھی اسی جریدہ میں خاکسار کا ایک مضمون شائع ہو چکا ہے۔

خاکسار کی بیماری اور دعا:۔ دمشق میں عموماً طور خاکسار کی صحت اچھی نہیں رہتی۔ شدید۔ زکام و نزلہ اور اسی کے ساتھ سر کی کمزوری و کانوں میں درد نے خاکسار کی صحت پر بہت برا اثر ڈال رکھا ہے۔ لہذا دوستوں سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

برطانیہ کے ۵۷ ہزار گنجے مصنوعی بال لگائینگے

لندن ۱۷ دسمبر۔ برطانیہ کی قومی حفظان صحت کی سروس کے انعقاد کا ایک اثر یہ ہوا ہے۔ کہ ملک کے ۵۷ ہزار گنجے باشندوں نے مصنوعی بال خریدنے شروع کر دیئے ہیں۔ تقریباً ۲۰۰ مصنوعی بالوں کے سر ہفتہ وار پہلے ہی سے فروخت ہو رہے ہیں۔ اور مصنوعی بال بنانے والوں کو متنبہ کر دیا گیا ہے۔ کہ آئندہ سال مصنوعی بالوں کی مانگ ایک لاکھ تک پہنچ جائے گی۔

اس اسکیم میں حصہ لینے والوں کو مصنوعی بال رکھنے کا حق حاصل ہوگا۔ سادہ ردہ ہر دوسرے ہفتہ ان کی صفائی بھی کرا سکیں گے۔ اس پر ان کو مزید ۱۰ پونڈ سالانہ خرچ کرنا پڑے گا۔ اس قسم کے بالوں کی قیمت ۱۰ پونڈ ہوتی ہے۔ اب تک مردوں اور عورتوں کی جتنی درخواستیں آئی ہیں وہ مختلف قسم کے مصنوعی بالوں کے متعلق ہیں۔ (استقلال)

چکوال میں بھرتی کا شاندار اجتماع

وزیر تعلیم مغربی پنجاب کی شمولیت

چکوال ۱۷ دسمبر۔ چکوال ضلع جہلم میں ۱۵ دسمبر کو بھرتی کا ایک شاندار میلہ ہوا۔ جس میں پاکستان نیشنل گارڈ بٹالین نے مارچ پاسٹ کیا اور گھوڑا سواروں نے نیزہ بازی کے کرتب دکھائے۔

ضلع کے تمام حکام نے اس میں شمولیت کی۔ چودھری فضل الٰہی وزیر تعلیم کا وطن چکوال کے قریب ہی گجرات ہے آپ بھی اس سلسلے میں شرکت کے لئے لاہور سے پہنچ گئے تھے۔ ارد گرد کے دیہات کے ہزاروں لوگ میلہ دیکھنے آئے۔

سب سے پہلے چودھری فضل الٰہی نے نیشنل گارڈ بٹالین کا معائنہ کیا۔ آپ نے سلامی لی۔ وزیر تعلیم بہت متاثر ہوئے اور آپ نے اپنی تقریر میں بھرتی کی رفتار پر بہت اطمینان کا اظہار کیا۔ آپ نے نیشنل گارڈز اور عوام کو پاکستان کے استحکام اور ترقی کیلئے کام کرنے کی تلقین کی۔ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا حالات نازک ہیں۔ اگر کشمیر چھن گیا تو پاکستان کی معاشی ترقی میں سخت رکاوٹ پیدا ہوگی اور فوجی نقطۂ نظر سے پاکستان کا دفاع سخت مشکل ہو جائے گا۔ آپ نے پرزور تالیوں کے درمیان اعلان کیا کہ حکومت مغربی پنجاب عنقریب چکوال میں ایک ڈگری کالج کھول رہی ہے آپ نے یہ بھی بتایا کہ اس ضلع کے تمام ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری و مڈل سکول سرکاری انتظام میں لینے کی تجویز زیر غور ہے۔

دہلی کے سمجھوتے کی لندن میں تعریف

لندن ۱۷ دسمبر۔ اس خبر کو لندن میں گرمجوشی کے ساتھ خوش آمدید کہا گیا ہے کہ دہلی کی گفت و شنید سے بہت سے متنازعہ فیہ امور پر سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اگرچہ کشمیر کے مسئلہ کی طرف کسی قسم کی عدم موجودگی پر اظہار افسوس کیا جا رہا ہے لیکن یہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ کہ دیگر مسائل پر باہمی اتفاق رائے سے حالات ضرور بہتر ہو جائیں گے۔ اور اہم مسائل کے حل میں بھی امداد ملے گی۔

"لندن ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم نئی دہلی رقمطراز ہے کہ گفت و شنید کے نتائج "ہمت افزا" ہیں۔ کراچی میں ایک اور کانفرنس عنقریب جنوری کی ۱۱ تاریخ کو منعقد ہو رہی ہے۔ نامہ نگار کا کہنا ہے کہ اس سے دونو مستعمرات کی اس خواہش کا پتہ چلتا ہے کہ وہ بہت جلد اپنے اختلافات دور کر لینا چاہتے ہیں۔

خان برادران کی رہائی کا مطالبہ

جے پور ۱۷ دسمبر ایک کانگرسی ممبر عبد الغنی نے حکومت ہند سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ خان عبد الغفار خان اور ڈاکٹر خانصاحب کی رہائی کی کوشش کرے۔ پنڈت نہرو نے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ پاکستان غیر ملک ہے حکومت ہند اس میں کوئی دخل نہیں دے سکتی البتہ یہ درست ہے کہ ان پر عائد کردہ الزامات بے بنیاد ہیں۔

کشمیر کی جنگ

نئی دہلی ۱۷ دسمبر حکومت ہند کا سرکاری اعلان مظہر ہے کہ جموں کے محاذ پر دشمن زبردست بمباری کر رہا ہے۔ پچھلے دو دنوں میں ۱½ ہزار کے قریب گولے اس نے برسائے ہیں۔ نوشہرہ کے محاذ پر دشمن کے توپچیوں نے ۲۵-۲۵ پونڈ کے تین سو بم ہندوستانی چوکیوں پر گرائے۔ مینڈھر کے علاقہ میں بھی دشمن جارحانہ کارروائی کر رہا ہے۔

ایران کو کشمیر اور حیدر آباد کا ساتھ دینا چاہیئے

طہران ۱۷ دسمبر۔ ایرانی پارلیمنٹ کے ایک ممبر نے پارلیمنٹ کے سامنے تقریر کرتے ہوئے دوسرے ممبروں سے اپیل کی کہ ایرانی نمائندوں کو انجمن اقوام متحدہ میں کشمیر اور حیدر آباد کو پوری پوری مدد پہنچانا چاہیئے چونکہ ان ممالک کو ایران سے بہت سی توقعات وابستہ ہیں۔ لہذا ہمارا فرض ہے کہ ان کی توقعات کو*

حرمین کے علماء کا فتویٰ

مکہ معظمہ ۱۷ دسمبر مکہ کے تمام علماء نے مدینہ منورہ کے علماء کے فتویٰ کی تصدیق کی ہے۔ اور اس پر اپنے دستخط ثبت کر دئیے ہیں۔ نیز عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ جہاد کشمیر کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے . . . . تیار رہیں۔ یہ فتویٰ جہاد کشمیر کے حق میں ہے۔

دس کروڑ سال قبل کی تاریخ کا انکشاف

لکھنؤ ۱۷ دسمبر حیوانیات کا زائچہ و معائنہ کرنے والے ہندوستانی ادارہ کے سابق قائم مقام ڈائرکٹر . . . . ڈاکٹر بی۔ این۔ چوپڑہ نے بنارس کے کنوؤں سے ایک "سبز مسب کا دھاچ" دریافت کیا ہے۔ یہ جانور کنکوے کی طرح ایک ننھا اور صاف فولادار جھینگا ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ یہ جانور دس کروڑ سال قبل کی قدیمی نسل سے ہے۔ اور جنوبی افریقہ کے صوبہ سے ملتا جلتا ہے۔

* پورا کریں۔ علاوہ ازیں وہ مظلوم ہیں۔ اور حکومت ہند کی جارحانہ کارروائی کا شکار ہو رہے ہیں۔ پنڈت نہرو کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پنڈت نہرو کی ذات کے متعلق میں حسن ظن رکھتا ہوں۔ لیکن کشمیر اور حیدر آباد میں ان کی آنکھوں کے سامنے جو کچھ ہوا ہے وہ قابل مذمت ہے۔

کولمبو ۱۷ دسمبر لنکا کا فضائی وفد آج آسٹریلیا سے واپس ہو گیا ہے۔

انڈونیشی زعماء کا عزم ہند

نئی دہلی ۱۶ دسمبر۔ یہاں موصول شدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ جب جمہوریہ انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سوئیکارنو ہندوستان آئیں گے۔ تو جمہوریہ کے وزیر خارجہ ڈاکٹر الحاج سلیم ان کے ساتھ ہوں گے۔

توقع ہے۔ کہ ڈاکٹر سلطان شہریار بھی ڈاکٹر سوئیکارنو کے ہمراہ آئیں گے۔ (اسٹار)

بین الاقوامی انجینئرنگ کانفرنس

قاہرہ ۱۶ دسمبر۔ یہاں ۲۰ اور ۲۶ مارچ ۱۹۴۹ء کے درمیان ایک بین الاقوامی انجینئرنگ کانفرنس منعقد ہو گی۔

اس کانفرنس میں ۴۰ قومیں شرکت کریں گی۔ ان میں عرب ممالک بھی شامل ہیں۔ (اسٹار)

روس نے ریڈیو برلن کی عمارت کو قلعہ بند کر دیا

لندن ۱۶ دسمبر۔ برلن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ جرمن باشندوں کے اس مطالبہ کی وجہ سے کہ روسیوں کو برطانوی علاقہ میں واقع ریڈیو برلن کی عمارت سے نکال دیا جائے۔ روسیوں نے اس عمارت کی قلعہ بندی کر لی ہے۔

انہوں نے کھڑکیوں کے گرد لوہے کی سلاخیں لگا دی ہیں اور آج کاریگر داخلہ کے بڑے دروازہ کی دونو جانب کھڑکیوں پر بھی سلاخوں کا جال لگانے کا کام پورا کر رہے تھے۔ (اسٹار)

عرب لیگ کا آئندہ اجلاس بہت اہم ہوگا

لنڈن ۱۶ دسمبر۔ اگر شاہ عبد اللہ نے اپنی پارلیمان کی سفارش کے مطابق فلسطین کے عرب علاقے اور شرق اردن کا شہنشاہ ہونے کا اعلان کر دیا تو لنڈن ٹائمز اخبار کے نامہ نگار مقیم قاہرہ کے خیال کے مطابق اس اعلان کے خلاف اقدام پر جو غور کرنے کے لئے جو اجلاس منعقد ہوگا وہ عرب لیگ کی تاریخ میں بہت نازک اور اہم ہوگا۔ اگر شرق اردن عرب لیگ سے علیحدگی اختیار کرے یا اس کو عرب لیگ سے خارج کر دیا جائے تو عربوں کے درمیان جو شگاف پیدا ہو گیا ہے وہ اس قدر وسیع ہو جائے گا کہ اس کو دوبارہ پُر کرنا مشکل ہو جائے گا بعض مبصرین کا خیال ہے کہ اس صورت میں عرب لیگ چند ماہ کے عرصے میں ختم ہو جائے گی۔" (اسٹار)

ایران اور افغانستان کے تعلقات

طہران ۱۷ دسمبر۔ افغانستان کے نائب وزیر تعلیم خان نجیب اللہ ایران کا دورہ کر رہے ہیں۔ کل ایرانی کیبنٹ نے ان کے اعزاز میں پارٹی دی۔ اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے خان نجیب اللہ نے کہا کہ ایران اور افغانستان کے تعلقات بہت پرانے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ دونوں طرف سے تعلقات کو بہتر بنانے کی مسلسل کوشش جاری رہے۔

پیرس میں سونے کی زبردست خریداری

پیرس ۱۷ دسمبر۔ آج پیرس کے اسٹاک ایکسچینج اور بلیک مارکٹ میں سونے کی "نقل و حرکت" بہت زور شور سے شروع ہوئی۔ کیونکہ حکومت کے بجٹ کی تجاویز کے متعلق کوئی بات یقین سے نہیں کہی جا سکتی اور نئی مالی مشکلات پیش آنے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ سوداگر اور بلیک مارکٹ کرنے والے ہر شکل میں سونا حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دور پاؤنڈ اسٹرلنگ سرکاری شرح ۱۰۶۱ فرانک ہے۔ لیکن بلیک مارکٹ میں اس کی شرح ۱۵۷۵ تک پہنچ گئی ہے۔ (اسٹار)

فنون لطیفہ کی نمائش کو پنڈت نہرو کا عطیہ

نئی دہلی ۱۷ دسمبر۔ ہند کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے فنون لطیفہ کی نمائش کو سری کرشن اور پانڈو کی تصاویر کا وہ مجموعہ پیش کیا جو انہیں انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سوکارنو نے بھیجا تھا۔

ہندوستان میں پناہ گزینوں کی آبادکاری

نئی دہلی ۱۷ دسمبر ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ پاکستان سے آنیوالے پناہ گزینوں میں سے اس وقت تک ۱½ لاکھ پناہ گزین مکانوں میں آباد ہو چکے ہیں اور ۱½ لاکھ پناہ گزینوں کے لئے مکانات تعمیر کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

سلامتی کونسل میں اسرائیل کی درخواست پر بحث

پیرس ۱۷ دسمبر۔ آج سلامتی کونسل میں اسرائیل کی درخواست رکنیت پر بحث کی گئی۔ امریکی نمائندے نے حمایت کی۔ برطانوی نمائندے نے مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ درخواست پر غور کرنے سے پہلے یہ دیکھ لینا چاہیئے کہ آیا یہودی نے اقوام متحدہ کے فیصلوں کی تعمیل کی ہے۔ برطانوی نمائندے نے مزید کہا۔ مجھے امریکی نمائندے کی اس بات سے اتفاق نہیں کہ اسرائیل کو تسلیم کر لینے سے فلسطین کی مصالحتی کمیٹی کے کام میں آسانی پیدا ہو جائے گی۔ روس کا ذکر کرتے ہوئے اس نے کہا روس نے لنکا کی درخواست کو ٹھکرانے کے لئے تو حق تردید استعمال کیا۔ مگر اب وہ اسرائیل کی حمایت کر رہا ہے۔

ایران اور پاکستان میں فضائی گفتگو

کراچی ۱۷ دسمبر۔ ایران کے فضائی وفد سے گفت و شنید جاری ہے امید ہے کل ختم ہو جائے گی۔ محترمہ اشرف پہلوی۔ اور محترمہ فاطمہ پہلوی آج محترمہ فاطمہ جناح سے ملاقات کرنے کے بعد قائد اعظم کے مزار پر دعائے مغفرت کے لئے گئیں۔

کراچی ۱۷ دسمبر۔ سندھ کے گورنر نے جو صوبہ سندھ کا دورہ کر رہے ہیں کل لاڑکانہ میں پولیس اور نیشنل گارڈ کی پریڈ کا معائنہ کیا۔ اور انہیں ملک کی بے لوث خدمت کرنے کی تلقین کی۔